لحنِ صریر

عبد العزیز خالد

لحنِ صریر

عبدالعزیز خالد

بک لینڈ
۱۲۔ محمدؐ بلڈنگ
بندر روڈ۔ کراچی ۱
ٹیلیفون: ۲۳۶۱۰۹، ۲۲۰۲۷۷

مصنّف ——— عبدالعزیز خالد

ناشر ——— بُک لینڈ۔ کراچی

طابع ——— پروسس پاکستان کراچی

بہ اہتمام ——— شیخ محمد حسین

کتابت ——— ابنِ رفیق

طبع اوّل ——— جولائی ۱۹۶۷ء

قیمت: ——— تین روپے ۳/-

حسن بصریؒ

آہنگِ دلِ سوختہ ہے لحنِ صریر
اندوہِ نہاں کی مُتکلّم تصویر
کرتا ہوں مُعنوَن اسے آزاد کے نام
ہے میری طرح وہ بھی فقیری میں امیر!

ا۔ عطا محمدؔ آزاد

۱

اسبابِ فراغ کے طلب گار نہیں
ہم تشنہ لبِ ابرِ گہر بار نہیں
لَاعِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَ
باوصفِ خودی، نشّۂ پندار نہیں!

۲

ہم رشحِ قلم کو بانگِ نے کہتے ہیں
خوننابۂ دل کو موجِ مے کہتے ہیں
لاشئ کو مجسّم و مصوّر کر کے
ہم صورت گر "نہیں" کو "ہے" کہتے ہیں

۳

شاعر نہیں جو مستِ مئے ذات نہیں
نقادِ روایات و درایات نہیں
رکھتا ہوں معانی سے سروکار فقط
ہیں قشر پرستِ اصطلاحات نہیں!

۴

ہرچند نہفتنی ہیں اسرارِ دروں
جو دل پہ گزرتی ہے اسے کہتا ہوں
چہرے سے متانت مترشح، لیکن
باطن میں ہے آتش کدۂ عشق و جنوں

۵

شاعر طبعاً دروں نگر ہوتا ہے

از سرتا پا قلب و نظر ہوتا ہے

رہتا ہے وہ اپنے آپ میں گم لیکن

اخبارِ جہاں سے باخبر ہوتا ہے

۶

زہراب کو انگبیں بنا لیتا ہے

الحاد کو جزوِ دیں بنا لیتا ہے

ہے انفس و آفاق میں جو شے بھی، اسے

شاعر ملکِ یمیں بنا لیتا ہے

سیّارِ سماوات بنے اہلِ زمیں
ادراکِ مقامِ کبریا پھر بھی نہیں
بھولے ہیں وہ مِیقاتِ یومِ معلوم
چندے یونہی کرنے دے انہیں ہاں وہیں

۸

جینے کی اگر ہوس ہے تو مرنا سیکھ
گر جیتنے کا شوق ہے تو ہرنا سیکھ
زندانِ کدورت نہ بنا سینے کو
تقصیر سے اغماضِ نظر کرنا سیکھ!

۹

شاہا! لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا
یہ دور ہے سرداریِ محنت کش کا
نیک و بدِ زندگی کا محور ہے شکم
سُن: کَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا

۱۰

آساں نہیں کائناتِ نو کی تشکیل
ہے دشتِ طلب تیہِ بنی اسرائیل
اس وادیِ پُرخار میں اے آبلہ پا!
ہے ظلِّ ہُما سایۂ بالِ جبریل

۱۱

نیرنگیِ کُن فکاں کا نظّارہ کرو
اور اس کے بعد ایماناً بتلاؤ
اس ربِّ جلیل کی بایں علمِ قلیل
تم کس کس نعمت کو جُھٹلاتے ہو؟

۱۲

ہے خاتمہ بالخیرِ تمنّا، حسرت
ہم کاسہ وہم کاس ہیں جہل وحکمت
اَلْعِجْزُ عَنْ دَرْکِ الْاِدْرَاک، ادراک
تقدیرِ خرد، حیرت! حیرت! حیرت!

۱۳

مشکل سے کوئی صاحبِ حق پیدا ہو
بیدار ہو جس کا دیدہ، دل بینا ہو
نایاب ہے قدرِ خیر و شر کا ادراک
جس سے ملو، ملتے ہی فغاں پیرا ہو

۱۴

کر صبر وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰہ
کیا اس نے عبث تجھ کو کیا ہے پیدا؟
قُلْ کُلَّ الْخَیرِ اَرْجُو مِنْ رَبِّی
مَاکَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا

۱۵

اَلعِلمُ نُورٌ یُقذَفُ فِی القَلبِ

اس قلب میں، ہو جس میں جنون و مستی

کر ورد تو رَبِّ زِدنِی عِلماً کا

ہے قیمتِ فکر و نظر آہ و زاری

۱۶

ہیں اَحسنِ تقویم بہ شکل و صورت

بدتر زدد و دام بہ خلق و خصلت

ترسا ترسا کے ماریں دنیا والے

راضی نہ ہوں اِلّا بہ زوالِ نعمت

۱۷

اے اہلِ فراست! بڑھو بے خوف وہراس

ہمراہیِ تحقیق ہیں شکّ و ابلاس

ہیں پیچ و خم —— آثارِ سوادِ منزل

آوازِ جرس —— وسوسہ ہائے خنّاس

۱۸

رم خوردۂ افکارِ مجرّد ہیں حواس

ہو زخمہ زنِ سازِ تفکّر احساس

سمجھو نہ اساطیر وقصص کو بیکار

تِلکَ الاَمثالُ نَضرِبُہا لِلنّاس!

۱۹

ہم رُوزِ حساب کیا کہیں گے ہیہات!

کیا، عَافسنا الاَزوَاجَ وَالضّیعات؟

غافل نہ رہے خیالِ فردا سے کبھی

جس شخص پہ منکشف ہوں اَسرارِ حیات

۲۰

ہے جن کو غمِ بیکسی و مہجوری

کہتے ہیں کہ دنیا میں نہیں ان کا کوئی

چپکے سے کرا یاددہانی ان کو

اَللہُ مَعَکُمۡ اَینَمَا کُنتُمۡ کی!

۲۱

وہ آگ محبّت نے جسے سُلگا یا
خوننابِ جگر نے اسے بجھنے نہ دیا
روشن ہے چراغِ ترِ داماں کی طرح
غیظ و غضَب و حسد، نصیبِ اعدا!

۲۲

کیوں غم ہو مجھے اِنَّ اللہَ مَعَنِیْ
مجھ سے رہے ہمکلام رُوحِ مَعْنی
لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ
ہے رازِ فلاح : ترکِ مالا یَعْنی!

۲۳

اَلعِزَّۃُ لِلّٰہِ جَمِیعًا کی ندا

فرعونؔ نے جس میں سنی صحرا صحرا

اس مرزِ ابوالہولؔ سے اے وائے عجب!

اَلعِزَّۃُ لِلعَرَب کی آتی ہے صدا

۲۴

اَللّٰہُ اَحَد جس کی اساسِ محکم

ہے رتبہ شناسِ صاحبِ خیرِ اُمَم

اس قُبَّۃُ الاسلام پہ لہراتا ہے

لَا نَعرِفُ غَیرَ العَرَبی کا پرچم!

۲۵

ملتے ہیں اگر لوگ تو مطلب کے لئے
گر جان چھڑکتے ہیں تو منصب کے لئے
اب ہم بھی نہ کھائیں گے حسینوں کا فریب
پانی بھرے کون چاہِ غبغب کے لئے

۲۶

مانندِ طفیلؔ ، آرزومندِ اُلش
حاضر باشِ سُفرہ ، شریکِ کنگش
ہے بال ہُما کی طرح نایاب وفا
مشکل سے ملے ہمدمِ اخلاص منش !

اے ذرّۂ بے مایہ و اے مہرِ مبیں!
تقسیمِ وظائف ہی سے چلتی ہے مشیں
فَضَّلْنَا بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْض کی رمز:
ہر راز کا ہوتا نہیں ہر کوئی امیں

۲۸

اربابِ بصائر سے یہ پوشیدہ نہیں
میراث ہے بندگانِ صالح کی زمیں
جو خادمِ انساں ہے اسی کو ہے بقا
چاہے کلمہ گو ہو وہ چاہے لادیں

۲۹

رشحاتِ سحابِ امتنان و احساں
سیراب کریں وادیِ مصر و کنعاں
لَولَآ اَنۡ رَّاٰ بُرۡهَانَ رَبِّهٖ
شاہد ہے کہ کمزور ہے کتنا انساں!

۳۰

جس کو ہے تلاشِ فضل و رضوانِ خدا
کہہ اس سے کہ بیکار نہ تکلیف اُٹھا
قرآں میں جو درج ہے کر اس پہ عمل
اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى

۳۱

کیا ارض و سما میں نظر آتا ہے خلل؟

ممکن ہے کہیں ان میں کوئی ردّ و بدل؟

بے مقصد و منشا نہیں ہنگامۂ کُن

ہر چیز کا اک مقام ہر شے کا عمل

۳۲

جب تک نہ ہو آزادیِ اظہار و بیاں

ناممکن ہے نشو و نمائے انساں

ہو جس میں نہ تاب و تبِ ادراک و شعور

ہے ہر دو جہاں میں رایگاں وہ ایماں

۳۳

غافل ہے تشگرف کاریِ دوراں سے
تہذیبِ جدید کے سروساماں سے
اے منہمکِ کشف و شہود و اشراق!
واقف نہیں تو حقیقتِ ایماں سے

۳۴

کر لطف و مدارا سے دلِ خلق کو رام
بن عفو و مواسات سے مخدومِ انام
مستغنیِ طرد و طعنِ کوتہ نظراں
رکھ اپنے کو وابستۂ تحصیلِ مرام

۳۵

حد سے بڑھی بد نظر کی شوریدہ سری
نیکی کو بدی کہ کے، بدی کو نیکی
کرتا ہے سوال ہر زنِ رعنا سے
آیا بحرام تو بمن جمع شوی؟

۳۶

دل ہے کہ کسی طرح پرچتا ہی نہیں
منظر کوئی نظر میں جچتا ہی نہیں
دنیا نے دیا عشرتِ عاجل کا جو درس
وہ درس رگ و ریشہ میں رچتا ہی نہیں

۳۷

یزداں نے یہ کارخانۂ کون و مکاں

جس کے لئے تعمیر کیا وہ انساں

اس درجہ گرفتارِ حُطامِ دنیا!

سمجھی ہے خلافت اس نے اتنی ارزاں؟

۳۸

گزرے کَل کے قصیدے پڑھنے والو!

آنے والے کَل کا بھی کچھ سوچو

حاضر کو سراپنے سے بنتا نہیں کام

کوئی حل ڈھونڈو، کوئی تدبیر کرو

مشحُون بہ کلفت رہیں اربابِ وفا

کرتی ہے محبّت امتحانِ دعویٰ

جو شاکیِ آلام و متاعب ہے وہ شخص

مَحرم نہیں رازہائے آگاہی کا!

۴۰

دل شکوہ سرا ہے بے مقدوری کا

لب پر ہے: اَنَا اَہلُ التّقویٰ کی صدا

ہوں میں بھی ابوالعتاہیہ ہی کی طرح

خوش مجھ سے نہ دل مرا نہ شیطاں نہ خدا!

۹۱

دن رات دلِ زندہ پُرآشوب رہے
لوگوں سے ملے اور ان کی ایذا کو سہے
ہو جس پہ گراں اہلِ جہاں کی تکلیف
اپنے غمِ بے پناہ کو کس سے کہے؟

۹۲

تفصیلِ مناہجِ غم اس سے پُوچھو
احوالِ لواعجِ ستم اس سے سنو
اشعار حدیثُ النَّفسِ شاعر ہیں
اپنے سے کرے باتیں جب کوئی نہ ہو

۴۳

اربابِ خلوص کے دلوں سے پھوٹیں

حکمت کے چشمے ، آگہی کی سوتیں

جو ذہن کی پُرپیچ گزرگاہوں میں

رَچ بَس کے دہانۂ دہن سے نکلیں

۴۴

بد دل نہ ہوا ے صاحبِ سعی و تدبیر

شَمِّرْ اِنَّکَ مَاضِی الْاَمْرِ شِمِّیْرٌ

کر عقل سے طے وادیِ پُرہولِ جنوں

با وصف کہ اَلْعَقْلُ غِطَاءٌ سِتِّیْرٌ!

۴۵

موہوم ہے زینت و متاعِ دنیا

مَاعِندَ اللّٰہِ خَیرٌ وَّ اَبقیٰ

گو غالب و قاہر ہے بظاہر باطل

قائل ہے دل اَلحَقُّ یَعلُو وَلَا یُعلیٰ کا

۴۶

ہو زخم درون سے دل جس کا پُرخوں

حال اس کا بہر حال رہے زار و زبوں

گر تڑپے تو ہنس ہنس کے پکاریں بے درد

کون آفتِ دوراں سے مَصُون و مامُوں؟

۴۷

دکھلائے تنگِ مُو قلمِ بُو قلمُوں
شوق اس کا رہے خدا کرے روز افزوں
سیّاحِ مقاماتِ سخن سے کہنا
ہے اشہبِ خامہ کی غذا ، فکر و جنوں!

۴۸

ہیں گرچہ ہلاکِ جلوۂ لُعبتِ چیں
یارانِ پریشاں نظر و کوتہ بیں
میں اس کا ہوں نخچیر کہ تھا جس کا مشیر
ذِی قُوَّۃٍ عِندَ ذِی العرشِ مکیں!

۴۹

عِجزُالثِقَۃِ وَجَلدُ الخَائن کا

اللہ سے کرتا ہے عُمَرؓ بھی شکوہ

پڑھتی ہے قصیدے اہلِ شرک و شر کے

نبیوں پہ رموز پھینکتی ہے دنیا!

۵۰

ہم کو نہیں آرزوئے مال و اسباب

کر ہم کو عطا حکمت و تاویلِ کتاب

دیکھا ہے ان آنکھوں نے مآلِ سطوت

مَاکَیدُ فِرعونَ اِلّاَ فِی تَبَاب!

۵۱

ہر ابلہ کہ ہے بزعمِ خویش افلاطون
گردانے زمانے کو شریکِ "غائون"
تکرار و جدل تطویلِ لاطائل
کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْھِمْ فَرِحُوْن!

۵۲

دربار بنے بارگہِ بیم و رجا
اربابِ نوا کا قافیہ تنگ ہوا
جو ہے کفِ مردم میں نہ رکھ اس کی امید
ہے ملجا و منجا متوکّل کا خدا

۵۳

لِلنَّاسِ ضَرَبْنَا فِی هٰذَا الْقُرْآں

مِنْ کُلِّ مَثَلْ پر ہے اگرچہ ایماں

رَبِّ اَرِنِی کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی

مومن ہوں مگر یُشَکِّکُنِی الشَّیطَاں!

۵۴

ہیہات اشرار کا عروج و غلبہ!

آوازہ : مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّۃً ؟

خائف ہے امین اور خائن بے خوف

لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنیا اِلَّا فِتْنَہ

۵۵

ہے عزّ و شرف حُسنِ عمل پر موقُوف

اے اہلِ دل و درد! اُمرُوا بِالمعروف

حُبُّ النّاسِ عَلامَۃُ حُبِّ اللّٰہ

ہاں تَھدُوا الضَّالَّ تُغیثُوا المَلھُوف

۵۶

اِنَّ العُلَماءَ وَرَثَۃُ الرُّسُلاء

ہے قولِ رسول: ما أَنَا وَالدُّنیا؛

خوُد دار، غنی، غیور، محتاط، شریف

کرتے نہیں عالم اِتّباعِ اَہوار!

۵۷

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ قط
ہے زہدِ ریائی کا صلہ ضیق و سخط
اَموال و صُوَر پر اِترانے والو
اعمال و قلوب کو خدا دیکھے فقط

۵۸

اَللّٰہُ فِی عَونِ الْعَبْدِ مَا کَان
فِی عَونِ اَخیہٖ کی حقیقت پہچان!
مردم بیزاری ہے خدا آزاری
انسان خلیفہ ہے خدا کا، نادان!

۵۹

بنتی ہے جو برگزیدۂ خلقِ خدا
اس اُمّتِ مرحومہ کو یہ یاد دلا
ہیں مرتشی و راشی دونوں ملعون
مَنْ اِنْتَہَبَ نُہبَہُ فلَیْسَ مِنّا

۶۰

زردوست ہوا پرست، خُودبیں، شاطر
حلّافِ مہین اور کذّابِ اَشِر
پایا وطنِ پاک کے دانشور کو
نازاں عصبیّت پہ، جہالت پہ مُصِر

۶۱

ہے درد ہی سرچشمۂ احساس و خیال

بے درد کو حاصل نہ ہو عرفانِ جمال

فیضان کی جاری رہے بارش، جب تک

دل درد کی دولت سے رہے مالامال

۶۲

ہے سوز و گداز کسبِ طیّب کی جزا

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیناً!

اے رازق و رزّاق و ودود و مودُود!

اِجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتاً.

۶۳

اَللّٰہُ غَنِیٌّ عَنۡکَ وَعَنۡ نَذۡرِکَ

اَلصِّدۡقُ یُنۡجِیۡ وَالۡکِذۡبُ یُھۡلِکُ

تعلیم سے افضل تو کوئی صدقہ نہیں

علم اس کی عطا ہے فَامۡنُنۡ اَوۡ اَمۡسِکۡ!

۶۴

اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَظَلُوۡمٌ کَفَّار

دلدادۂ اقوال، عمل سے بیزار

مَنَّاعٍ لِّلۡخَیۡرِ، مُرِیب و مُعۡتَد

مُتَکَبِّر و جَوَّاظ، عُتُلّ و جَبَّار

۶۵

پڑھ قصۂ "نقضِ غزل" اے صیدِ غزل!

دیوانِ عبر ہے بہرِ اقوام و ملل

لَارَیْبَ فِیْہِ، فی ھٰذا القرآن

صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ مِنْ کُلِّ مَثَل!

۶۶

ہر ایک کے رزق کا خدا ہے ضامن

خُذْ حَقَّکَ اَنْتَ فی عفافٍ وافٍ

ہر مُنتہِب و مختلِس و خائن ہے

حجّاج، ہنی بال، ہلاکو، قائن

۶۷

ہے کلمۂ حق فریضۂ اہلِ قلم
توہینِ سخن ہے مدحِ اربابِ کرم
ہے علم و یقیں جس کا وہی لکھتا ہوں
مَا نَولی اَنْ اَقُولَ مَا لَا اَعْلَمُ!

۶۸

رُومان پرست ، لاابالی ، بیباک
محرومِ محبّت ، مُتفکّرِ ، غمناک
بیدار و مراقب رہے فنکار نہ کیوں؟
فن اس سے کہے جب : لانامتْ عَیْنَاكَ!

۶۹

نُطقِ قدریّہ سے طبیعت دق ہے
گم کردہ رہِ فلسفہ و منطق ہے
مجبور سہی انساں لیکن عملاً
مختار ہے اپنے فعل کا خالق ہے

۷۰

اخلاص و ضمیر کا جو سودا نہ کرے
ہنگامِ غضب نفس کو قابو میں رکھے
ڈر ہو نہ اسے توزُّعِ باطن کا
محفوظ رہے تشتُّتِ خاطر سے

۷۱

لیتا ہوں اشارات وکنایات سے کام

کر شوق سے تُو کاوشِ انجاحِ مرام

اِس بات کو رکھ یاد بہر حال مگر

اِنَّ الدِّینَ عِندَ اللہِ الاِسلَام

۷۲

اِنَّ اللّٰوَ تَفتُحُ عَمَلَ الشَّیطَان

ہے مُحکمیِ دل ہی قِوامِ ایمان

خادا کو کرے مات دمِ عزم و ثبات

یُوں دیکھو تو انسان ضعیف البُنیان

۷۳

تاریخِ ملوک و اُمَم افسانہ نہیں
اک دفترِ عبرت ہے یہ اے تخت نشیں!
اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوارِ الْکُنَّسُ
ملکیّتِ آدم نہ زمانہ نہ زمیں!

۷۴

گزرے نہ اگر خاطرِ نازک پہ گراں
اے سیّدِ والا، تو کرے بندہ بیاں
کہتا ہے نبی صرف خدا سیّد ہے
میں بندہ ہوں اس کا اور پیغام رساں

۷۵

چل راہِ صداقت پہ بلا خوف و خطر

غربت سے اگر ڈرائے شیطاں تو نہ ڈر

اَملَا صَدرَكَ غِنیً أَسُدَّ فَقرَكَ

گر تو بنے حق پرست اے ابنِ بشر!

۷۶

اُوصِیكَ بِتَقوَی اللّٰہ، اے جانِ پدر!

ہے صبر و حیا سے کیا وسیلہ بہتر؟

مانگ اپنے خدا سے موجباتِ رحمت

بے یار و مددگار کی دلجوئی کر!

۷۷

ہے خدمتِ انساں غرض و غایتِ دیں
گر قلب گداختہ نہیں کچھ بھی نہیں
مخلوقِ خدا کے لئے کی جب بھی دُعا
قالَ المَلَكُ المُوَكَّلُ بِہٖ : آمیں!

۷۸

ہے پیکرِ گِل، پیکرِ نسیان و خطا
انساں کو ضعیف ہی کیا ہے پیدا
قَبلَ حَشکِ النَّفسِ اِغفِرلی کی
کر ایزدِ بخشندہ سے رو رو کے دُعا!

۷۹

فن غصّہ و انتشار کا نام نہیں
ہے یہ تہذیبِ جذبہ و شکّ و یقیں
فتّاحِ طلسمِ فن وہی شخص ہو جو
جدّت کا نقیب ہو روایت کا امیں

۸۰

رکھّے وہ ادیب فن کا ہو جس کا وقوف
غالب غمِ روزگار پر عشقِ حروف
دیکھ اخطلِ کوزہ گر بہ خونابِ جگر
اشعار کو کرتا ہے منقّش بہ ظروف!

۸۱

خالد! لبِ گویا ہے نہ گوشِ شنوا
بے نور ہوئی روشنیِ شہرِ نوا
انبوہِ خلائق میں ہے گُم سُم شاعر
دل خستہ، جگر سوختہ، تنہا تنہا!

۸۲

گہ عارض و گیسو کے جھمیلے میں پھنسے
گہ انفس و آفاق کی گرہیں کھولے
ہو صاحبِ فن فطرتاً آشفتہ مزاج
منزل سے رہے دُور، رہوں میں بھٹکے!

۸۳

اربابِ بضاعات ہوں یا اہلِ نشاط

لَاتَذْھَبْ نَفسُكَ عَلَيْھِمْ حَسَرات

جنّت میں نہ جائیں مُتکبّر، کذّاب

حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِی سَمِّ خِیاط

۸۴

تجھ کو نہیں حاجتِ مُشیر و مُفتی

دل تیرا کسوٹی ہے کھرے کھوٹے کی

اَلْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّ اِلَیْہِ الْقَلْبُ

وَالْاِثْمُ مَا تَرَدَّدَ فِی الصَّدْرِ

۸۵

ہے قلب و زباں دونوں پہ حق حق کی صدا

ناداں ہیں یہ دونوں ان کی بخشش فرما!

اِغفِرلِی عمدِی وَخطئِی یا رب!

ناکردہ گناہوں کی بھی حسرت سے بچا!

۸۶

جَفَّتِ الصُّحُفُ، رُفِعَتِ الاَقلام

اس قول کی صحّت میں نہیں گرچہ کلام

تقدیر کو لوٹانے پہ قادر ہے دُعا

کرتا نہیں التجا کو رد ربِّ انام

۸۷

بڑھ کر ہے بہا میں گوہر و مَرجاں سے
گلگونۂ رخسار ہے حُوروں کے لئے
جو خوفِ خدا سے گرے وہ قطرۂ اشک
وہ قطرۂ خوں راہِ خدا میں جو بہے!

۸۸

دل مانے نہ مانے، مگر اے خوش نفَسو!
آشوبِ بہارِ حُسنِ خوباں سے ڈرو
اک نعمتِ نایاب ہے عُمرِ موجُود
اَنفاسِ نفیس کو نہ برباد کرو!

۸۹

یہ عمرِ گرانمایہ دوبارہ نہ ملے

کیوں خاطرِ آزاد غم آمُود رہے ؟

حُسنِ اسلام ۔ ترکِ مالا یعنی

رہ بچ کے گرفتاریِ لاطائل سے

۹۰

جو خوفِ خدا سے روئے دوزخ میں نہ جائے

تا آنکہ یَعُودُ اللَّبَنُ فِی الضَّرعِ

آثارِ سُجُود پر ہُوئی آگ حرام

رُعبِ دلِ زندہ سے جہنّم لرزے

۹۱

بے وقر ہوئی بہ کشورِ پاکستان

میزانِ صداقت التیامِ قرآن

عَبدُاللہِ رہم کوئی ابُوالحرص کوئی

بِئسَ الاِسمُ الفسُوقُ بعدالاِیمان

۹۲

اک خانۂ ویراں ہے دلِ بے قُرآں

قُرآں کہ ہے الکتاب بے ریب وگماں

لَاتَتَّخِذُوا آیاتِ اللہ ھُزُوا

قُرآں ہے ھُدیً لِلنَّاسِ وَالفُرقَاں

۹۳

اس میں ہے بیان و تذکرہ ہر شے کا

ہے یہ بنی آدم کے لئے نور و شِفا

سرچشمۂ معرفت ہے قرآنِ حکیم

مَن یَشرِبْ مِنہُ لَمْ یظمأ اَبَدا

۹۴

دے حوصلۂ ترکِ فضولِ دنیا

فانی کو بنائے محرمِ رازِ بقا

قرآن ہے عُنصُر المعارف، خالد

یَشْفِیکَ مِنْ کُلِّ داءٍ فِیکَ.

۹۵

قرآن غزل گوئی پہ غالب آیا

دل اس کے طفیل از سرِ نو زندہ ہوا

قرآن کو ہم ذکر و ضیا کہتے ہیں

ہر عالم و جاہل کا ہے یہ راہ نما

۹۶

تبدیل نہ ہوں کبھی خدا کے کلمات

ہے روحِ معانی، تصریفِ آیات

آہنگ جداگانہ ہے مضموں واحد

سب پیغمبر ہیں اولادِ علّات

۹۷

یہ ایک اہم نکتہ ہے اے اہلِ نظر!
ہے علم ہی درپردہ حجابِ اکبر!
آنکھیں نہیں دل سینوں میں ہوں نابینا
ہو گیان پراپت آپا بسرا کر!

۹۸

اس باب میں مطمئن ہے دل خالد کا
مل کر رہے لامحالہ مجرم کو سزا
ٹپکی پڑے آخر کرو جو چاہو جتن
کتنا ہی چھپاؤ پاپ اُدّے ہوگا.

۹۹

اَبکار د کواعِب و عُرُبٌ اَترٔاب

مغرورِ و سیہ مستِ مئے تندِ شباب

ہوتے ہیں ہلاک زیور و خوشبو سے

ہے حسن بھی منجملۂ اسبابِ عذاب

۱۰۰

لپکا ہے تبرُّج کا ، مذاقِ ملعب

جو بات ہے اس کی، ہے مفیدِ مطلب

ہر شاہدِ رعنائے وطن ہے، خالدؔ

بلقیس شِیَم اور زلیخا مشرب!

۱۰۱

کیا پوچھتے ہو اہلِ وطن کا احوال
عقل ان کی ہے مثلِ عقلِ رّبّاتِ حِجال
قَینات و معازف کے یہ دلدادہ ہیں
اموال و فروج کو سمجھتے ہیں حلال!

۱۰۲

ہے دل کا حرم مہبطِ وحیِ یزداں
ہُوں صاحبِ بُرہانِ کتاب و میزاں
اس بارِ نبوّت کے علاوہ، لیکن
ہوں میں بھی تمہاری ہی طرح اک انساں

اللہ کے پاس ہے فقط حسنِ ثواب
ہیں بہرِ تعارف اَنساب و اَحساب
ہے حُسنِ معاشرت عَیارِ دانش
اے صاحبو! لَاتَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَاب

۱۰۴

علم ایسا سمندر نہیں جس کا ساحل
اک ایسی مسافت نہیں جس کی منزل
اے راہ نمایانِ سبیلِ ارشاد!
مَنْ قَالَ اَنَا عَالِمٌ فَھُوَ جَاہِل!

۱۰۵

کرتی ہے ذلیل آرزوِ دنیا کی
دنیا کو جو ٹھکرائے بنے مستغنی
شب قوت کو ہر چند ہوں محتاج مگر
بے مزد و معاوضہ کریں کام نبی

۱۰۶

کس کو ہے کعوبت و شماتت سے مفر؟
مُرسل رہیں مطرحِ مطاعن اکثر
پروائے جہاں نہ کر رہِ مولا میں
پوشیدہ ہیں آنکھوں سے مقاماتِ نظر

۱۰۷

جو وقت ہے مغتنم ہے غفلت نہ برت
جاتی نہیں رایگاں کسی کی محنت
تَضْیِیعِ عمل کا ہے عبث اندیشہ
وُفِّیَتْ کُلُّ نَفْسٍ مَا کَسَبَتْ[۱]

۱۔ عَمِلَتْ

۱۰۸

ہوتے ہیں مُلوک مُفسد و غارت گر
دو ان کو نویدِ: ذُوقُوا مَسَّ سَقَر
اَلْمُلْکُ عقیمٌ پہ ہے ایمان مرا
کچھ اس سے نہ پیدا ہو بجز فتنہ و شر

۱۰۹

اخلاص ہے مہر و قہر سے بے پروا

اس کو نہیں حرص و حاجتِ تاج و عصا

اخلاص میں ہے قوّتِ تاثیر و نفوذ

اخلاص ہے منجملۂ اسرارِ خُدا

۱۱۰

اِنَّ الاَرْضَ تُطْوٰی بِالَّیْل اے دل!

مَنْ خَافَ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلْ

کر کارِ ثواب میں شتاب و تعجیل

شبدیزِ حیات بادپا ہے غافل!

۱۱۱

ہر چند بہ عرصۂ مصافِ آفاق
ہیں ذکر و دعا بھی شاملِ سازِ یراق
ہوتی ہے مگر فتح انہی کی کہ جو ہوں
لم یرتابوا وجاھدوا کے مصداق

۱۱۲

منظور و مُرادِ حضرتِ پیغمبرؐ
ہے اس کی زباں نطقِ خدائے اکبر
کہتا ہے وہی جو اس کا ہے مرتبہ داں
لَو کَانَ نَبِیٌّ بَعدِی کانَ عُمَر

۱۱۳

فنکار وہی ہے مَنۡ یَّقُصُّ الحَقَّ

کرتا نہیں امداد و کمک پر تکیہ

پیمانۂ اخلاص و صداقت، خالدؔ

ہے: لَآ اَسۡئَلُکُمۡ عَلَیۡہِ اَجۡراً

۱۱۴

بیکار ہے تقدیر میں تکرار و جدل

کیا اس نے کیا ہے منعِ تدبیر و عمل؟

کہتا ہے جو "لا قدر" ہے وہ زندیقی

قُلۡ قَدَّرَ اللّٰہُ وَمَا شَاءَ فَعَلۡ

۱۱۵

توحید ہے ایماں کا مدار و محوَر
توحید ہے مرکز و مُخِ فکر و نظر
اِنَّ اللہ لَا یَغفِرُ اَنْ یُشْرَكَ بِہٖ
لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا آخَرَ

۱۱۶

جو چیز ہے انسانی، فانی ہے مگر
مَا عِنْدَ اللّٰہِ باقِ اے ابنِ بشر!
مہمان و مسافر کی طرح صاحبِ سِرّ
کرتا ہے اس آباد خرابے میں بسر

۱۱۷

آغازِ سفر سے مُتَشکِّک ہے بشر
مُخبِر بنے جن کو نہیں اپنی بھی خبر
سِرِّ ازلی مُحتجِب و مخفی ہے
آثار و مظاہر میں اُلجھ جائے نظر!

۱۱۸

رہتا ہے سدا اس کی زباں پر نعرہ
قَدْ اَفْلَحَ الْیَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰی کا
ہے سچ سے عزیز تر اسے بات کی پچ
اَلْاِنْسَانُ اَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلاً

۱۱۹

اَلحمدُ لِلّٰہِ عَلیٰ کُلِّ حال

ہے خوئے تلوّن ہی تو کذبِ احوال

اسلام پہ زندہ رہوں ایماں پہ مروں

یا ربِّ ! اَلبِرَّ اَبغی لَا الخَال

۱۲۰

دَیّاناً لَا یُسئَلُ عَمّا یفعَل

کرتا ہے قبول عجز و اخلاص و عمل

ہیں دستِ دعا میں گو مقالیدِ فلاح

کر صبر کہ یُستَجابُ مَالَم یَعجَل

۱۲۱

انصاف و مساوات ہے حقِّ انساں

قطعِ نظر از عقیدہ و رنگ و زباں

قَدْ خابَ من حَمَلَ ظُلْمًا برحق

ہے اصل و اساسِ دہر، عدل و احساں

۱۲۲

رہتے ہیں گرفتارِ مضیقِ بشری

دنیا کے خداؤں کی خدائی جھوٹی

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ

مخلوق فقیر ہے اور اللہ غنی

ناتجربہ کاری سے نہ کرخود کو ہلاک

ہیں زُہرہ جبیں دست درازو بیباک

یوسفؑ کو بھی ہے اَصبُ اِلَیھِنَّ کا ڈر

ہے شاہدِ ترکتاز، پیراہنِ چاک

۱۲۴

کی چھپ کے مگر بات چھپی رہ نہ سکی

قَالَ ھِیَ رَاوَدَتْنِی عَنْ نَّفسِی

ہے چاکِ قمیص پاکبازی کا صلہ

کر سوزنِ آہ و اشک سے بخیہ گری

۱۲۵

تصدیق کریں دل سے، زباں سے اقرار

دھل جائے دو آنسوؤں سے سب گرد و غبار

کہ ان سے کہ اَسْرَفُوْا عَلٰیٓ اَنْفُسِهِمْ

مایوس نہ ہوں روحِ خدا سے زنہار

۱۲۶

پُر سوز و گداز ہے سحر گہ کی دُعا

دل کو کرے اک ولولۂ تازہ عطا

حِفظاً مِّنْ کُلِّ شَیْطَانٍ مَّارِدٍ

قُرْاٰنُ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا

۱۲۷

کر گفتگو اے جانِ جہاں آہستہ!

اعلان کا محتاج نہیں حرفِ وفا

بہروپیے انداز اڑا لیتے ہیں

لَا تَقصُصْ رُوْیاکَ عَلیٰ اِخْوَتِکَ

۱۲۸

مجھ سے کہے طیفِ شعر: قُمْ یا نوماں!

دنیا میں ہے تُو چند دنوں کا مہمان

کی تجھ کو عطا میں نے حیاتِ جاوید

مَا کانَ لکَ مِن مُلکٍ وّ عُرمان

۱۲۹

نازاد و عقیم ہیں گلہ مندِ جمود
ممکن ہے کہ حُسن میں نہ ہو ذوقِ نمود؟
رک جائے کسی قوم کی جب نشو ونما
ہو طسمؔ و جدیسؔ کی طرح سے نابود

۱۳۰

ماضی کی نظر گاہ ہے مستقبلِ حال
ہو کیوں نہ تدارک و تلافی کا خیال
اک بات ہے لَا تَاسَ عَلٰی مَا فَاتَ
ڈھلتا ہے نشاطِ کار میں دل کا ملال

۱۳۱

سینے کو کرے تنگ خیالِ زر و مال

بن جائے اِمارت و جِبایت جنجال

فن صاحبِ فن کا اینچ لیتا ہے لہو

بیدم کو کہاں طاقتِ حملِ اثقال؟

۱۳۲

مِل جُل کے بنا دیتے ہیں زنّاریِ جاہ

ہر خسروِ خود پرست کو ظلِّ الٰہ

لالچ سے اُپَچ کے دل کا سَت، جسم کا آنش

کر دیتے ہیں اقدار و عقائد کو تباہ

۱۳۳

لَا یُشْغِلُکَ شَیْءٌ یَا بْنَ آدم!

بتخانۂ آذر ہے ترے دل کا حرم

ہیں کام و دہن روزنِ تلبیس و فتن

اِنَّ لِلشَّیْطَانِ لَعُوْقًا وَّ دَسَمْ

۱۳۴

ہو لعبتِ سادہ کہ نگارِ پُر فن

مجموعۂ شید و شر ہے خضرائے دِمَن

آخر وہی افسردگی و اضمحلال

کیا رقصِ شرر سے بڑھ کے ہے رقصِ بدن؟

۱۳۵

اے شوخ و قشنگ مادموزیلِ فرنگ!

مانا کہ ہے دلکشا ترا قامت و رنگ

دیکھے نہیں تُو نے شاہدِ پردہ نشیں

آلنگ پہ آئے ہوئے، جی جامہ سے تنگ؟

۱۳۶

پھرتے ہیں چھماں چھماں بُتِ شنگل و شنگ

جیسے سندربن میں ہرن محوِ شلنگ

مُنہ زور جوانیوں کے نرغے میں نہ آ

ہو جائے لہو لہان دستِ تہِ سنگ!

۱۳۷

اِنَّ قوماً آہ! زَنَوا وَانتَھکُوا

شیطاں نے دکاں کھولی بہر برزنؔ کو

تقریر نے کر دیا عمل کو معزول

مَا اُوتِیَ قَومُ الجدلُ اِلّاَ ضَلُّوا

۱۳۸

الدُّنیا قد تزینت وَ غَرَّت

دیکھو جسے مبتلائے حرص و شہوت

ہر چیز چلن ہار ہے اس دنیا کی

اے سالکِ مسلکِ ابیقوریّت!

۱۳۹

کر مہر و محبّت سے دلوں کو تسخیر

صحرا کو بنا رشکِ بہشتِ کشمیر

عاقل ہے غَفُور اور جاہل ہے خَتُور

ہے خُوبیِ اختیار، عفوِ تقصیر

۱۴۰

زندہ ہے وہی جو ہے غریقِ حیرت

فارغ ہے وہی جو ہے عدیم الفرصت

ہے طعنہ و تنقیص ثنائے معکُوس

محسودِ خلائق ہو ہر اک ذی نعمت

۱۴۱

پابندِ سخن ہے صاحبِ لوح و قلم
ابلاغ و بلاغ کیا ہے؟ کشفِ مبہم
هَلْ عِنْدَكَ مِنْ خَبَر؟ کا مرسل دے جواب
آللّٰهُ اَرْسَلَكَ؟ لَا هُمَّ نَعَم!

۱۴۲

احساں کے سوا بھی ہے جزا احساں کی؟
مَالِيَ لَا اَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي؟
میثاقِ الست کو میں کیونکر بھولوں؟
ہے مرد وہی جو ہو وَفِيٌّ اِلَّا!

۱۴۳

كَيفَ يَهدِی اللهُ قوماً كفروا
بَعدَ اِيمَانِهِم؟ سُن اے عبدہ جو!
ایماں ہے دراصل احتسابِ جاوید
جو دم غافل سو دم کافر یاھُو!

۱۴۴

ہم محض امین ہیں خدا ہے مالک
فِی اللہِ عزاءٌ مِن کُلِّ ھالک
ہیں باقی و مُستدام اعمال فقط
گھبرائے نہ آلامِ سفر سے سالک

۱۴۵

اطمینان و وقار سے کام کرو
دنیا جو خلاف ہوتی ہے ہونے دو
آزرش سے جس کو ہو محبّت وہ کہاں
آزردہ مشاق و محنِ زلیست سے ہو؟

۱۴۶

بے پردہ کرو مکامنِ قوّت کو
لیکن حدِ طاقت سے تجاوز نہ کرو
ہے منہجِ اعوجاج، بربادیِ دل
فِی العُمرِ لَا یَزِیدُ اِلَّا البِرُّ

۱۴۷

وَاقْصِدْ فِی مَشْیِکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ

ہے حق کے علاوہ کُلُّ شَیءٍ ھَالِکٌ

نیکی ہے سکینت و سکون و تسکیں

عصیاں و خطا: مَا حَاکَ فِی صَدْرِکَ

۱۴۸

لیٹیں کبھی بیٹھیں کبھی نیچے جھانکیں

آئینے میں تھک ہار کے چہرے کو تکیں

لَا تُؤذِیهِ اِنَّهٗ دَخِیلٌ عِنْدَکَ

حورانِ جناں زوجۂ مومن سے کہیں

۱۴۹

تفویض کریں محتسبی چوروں کو

کالوں کے حقوق بخش دیں گوروں کو

انسانوں میں بھی ٹڈی دَل کی طرح

کھا جاتے ہیں زوردار کمزوروں کو

۱۵۰

گاتے ہیں ترانے خوگرِ حمد و ثنا

تھے جتنے اولوا الامرِ بنے اَن داتا

لَاتَسْتَفْتِ فِیْھِمْ مِنْھُمْ اَحَداً

آوخ! غَرَّتْھُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا

۱۵۱

شاعر کریں بے حُرمتیِ لوح و قلم

عِلُم ان کے بقول ہے ہواخواہِ عَلَم

باقی ہے امانت نہ حیا باقی ہے

دیں عصمتِ فکر و لفظ کی کس کو قسم؟

۱۵۲

اولاد بھی فتنہ ہے زر و منصب بھی

ڈر اِنَّ رَبَّکَ لَبِالمِرصادِ

رہ بچ کے ہمیشہ ادنیٰ باتوں سے

برباد کریں مشاغلِ لایعنی!

۱۵۳

کرتے ہیں طلب جوُع و خیانت سے پناہ
قوموں کو کیا کثرتِ عصیاں نے تباہ
ہوتی نہیں فاسق کی مناجات قبول
رستے میں دعا کو روک لیتے ہیں گناہ

۱۵۴

ہوں جادۂ مستقیم پر جن کے قدم
ہنس ہنس کے اٹھاتے ہیں زمانے کے ستم
ہے گرسنگی گرچہ بُری ہمخوابہ
کرتے نہیں مستِ مولا فاقہ کا غم

۱۵۵

جاتے ہوئے عقل کو سلا جاتی ہے

سوئے ہوئے فتنوں کو جگا جاتی ہے

اَلْخَمْرُ مِفْتَاحُ کُلِّ شَرٍّ

ہر عِرق و عَصَب میں یہ سما جاتی ہے

۱۵۶

غازی ہے وُہ ابتلا میں جو صبر کرے

ہو سینہ سپر حفظِ امانت کے لئے

کہتا ہے رسول: ہے جہادِ افضل

حق کا کلمہ سلطانِ جائر سے

۱۵۷

نظروں میں سمائے حُسن، آنکھوں میں کھبے

اچّھوں اچھوں پر لٹکا چل جائے

لیکن ہیں علیٰ رغمِ حریفاں، طالب

ہم عزّتِ آیندہ و پایندہ کے

۱۵۸

لوگ اوج و امارت کے طلبگار ہوئے

وَیلٌ لِلاُمَنَاءِ کو بھول گئے

ہم ترک و تبتّل کا سبق لیتے ہیں

درویشِ قرن — اُویس بن عامر سے

۱۵۹

جویا رہے نفس کی رضامندی کے

شہرت ہی کو زندگی کا حاصل سمجھے

کھاتے رہے ہمزو ہمسِ شیطاں کا فریب

پورا نہ ہوا حقِ عبادت ہم سے

۱۶۰

ہیں صیدِ زبوں حظوظِ نفسانی کے

غیروں سے ہیں بڑھ کے خبثِ باطن میں سگے

اے بارِ خدا! خالدِ عاجز کو بچا

شیطان کے کارندوں کے ہتھکنڈوں سے

۱۶۱

دُنیا سے بہت برسرِ پیکار رہے
اپنے سے بھڑے لوح و قلم سے اُلجھے
جب تک نہ ملی نگاہِ ابراہیمی
اُٹھّے نہ دل و نفس و نظر کے پردے

۱۶۲

سچ بات سنیں تو آگ تلووں سے لگے
ہے زورِ خودی کون خدا لگتی کہے؟
بندہ ہوں طلب کرتا ہوں آقا کی پناہ
تقدیرِ بد و شماتتِ اعدا سے

۱۶۳

قدرت کی یہ دادو ستد، اللہ صمد!
دے سوزِ دوام کے عوض عمرِ ابد
جو جتنا مقرب امتحاں اتنا سخت
اُوذِیتُ فِی اللّٰہ مَا لَم یُوذَ اَحَدُ

۱۶۴

دے بے حد و بے حساب جس کو چاہے
جس کو چاہے رضیعِ افلاس کرے
اپنے کسی فعل کا وہ مسئول نہیں
خالی نہ ہو فعل اس کا مگر حکمت سے

۱۶۵

لوگ اپنے ہی مطلب کی ہمیشہ چُن لیں

راضی کریں مُنہ سے دِل سے انکار کریں

جو شاں رہیں سینے میں کمینے کینے

کیوں ان کو نہ جنّات و شیاطین کہیں؟

۱۶۶

عاقل کی اقامتِ مکاں ہو اکثر

جاہل کی سیاحتِ جہاں سے بہتر

قُلْ سِیْرُوا فِی الْاَرْض پہ کرتے ہیں عمل

ہم گوشہ نشینِ ہیکلِ فکر و نظر

۱۶۷

ہنگامۂ مجمل و مفصّل کیا ہے؟

کلمہ کی جگہ تابعِ مہمل کیا ہے؟

قرآن اگر کلامِ ربّی ہے تو پھر

یہ ناسخ و منسوخ و مُاوّل کیا ہے؟

۱۶۸

کہ ان سے کہ ہیں جن کے مشاغل منفی

ہو تم تو غثاءٌ کغثاءِ السیلِ

مَا یَنفَعُ النَّاسَ فیمکُثُ فِی الاَرض

بنیاد کبھی شر کی کھڑی رہ نہ سکی

١٦٩

عاجز ہے زباں، قاصر و معذور قلم

اظہار میں آتی نہیں کیفیتِ غم

عارف اسے رُوح کی غذا کہتے ہیں

قرآں کا ہے کلمۂ آغاز، الم[1]

[1] الٓمٓ

١٧٠

حاصل کا ہے گاہے، گہے لاحاصل کا

موجوں کا تلاطم ہے، سکوں ساحل کا

غم رُوح کا اندوہ ربا نغمہ ہے

غم سرمدی آہنگ ہے سازِ دل کا

۱۷۱

اربابِ ہوس ہیں لِلخَیرِ مَنّاع
کُھل کر کریں سرپرستیِ خمر و سماع
اندر نو ادب ــــــ زیغ و ضلال و تلبیس
استصواب و صلاح ــــــ تزویر و خُداع

۱۷۲

رسم و رہِ ارضِ زندگاں کیا ہے یہی؟
مدہوشی و بوالفضولی و بوالعجبی؟
ایثار کا دیں قوم کو جو درس وہی
پیشہ کریں بے ضمیری و لابہ گری

۱۷۳

کیوں ذات و صفات کو جدا کہتے ہو؟

مخلوقِ خدا کو ناسزا کہتے ہو؟

ہے موجِ ہوا مِنْ نَفَسِ الرحمان

تم لوگ عبث اس کو برا کہتے ہو

۱۷۴

تم ناؤ خدا کو ناخدا کہتے ہو

آوازِ شکست کو نوا کہتے ہو

مرغوب ہے صنعتِ تضاد و اضداد

ہر فعلِ عبث پہ مرحبا کہتے ہو

۱۷۵

کم کھانا ، کم سونا ، اکثر رونا

اکسیر ہے مٹّی کو بنا دے سونا

کُلُّ بَنی آدَمَ خَطّاءٌ ، پر

خَیرُالخَطّآئین ، التّوّابُون

۱۷۶

جُہّال ہیں عابد اور عالِم فُسّاق

دربارِ حرام پور ہیں قصر و رواق

تکریمِ امانات نہ تحریمِ فروج

دوان کو بشارتِ حمیم و غسّاق!

۱۷۷

حق نے جسے بخشا ہے مقامِ محمود

مخدومِ زمانہ، محفوظ و محشوُد

مَا اَدْرِی مَا یُفْعَلُ بِی کہتا ہے

وہ ابنِ ابی قُثَمْ[۲] پڑھیں جس پہ درُود

۱۷۸

طاری ہو کوئی غم تو کریں ذکرِ خدا

فَاللّٰہُ ھُوَا لْوَلِیُّ یُحْیِ الْمَوْتیٰ

تکمیلِ مقاصد میں ہیں کوشاں دن رات

جلدی نہیں مرنے کی، بقولِ اسماء[۱]

[۱] بنت ابی بکرؓ — ذات النطاقین

۱۷۹

فی الجملہ نہیں سوختنی رسم و رواج
بنتا ہے انہی سے تو ثقافت کا مزاج
ہوں داخلی انتشار سے قومیں تباہ
تنظیم ہے تو سماج ہے ورنہ نراج

۱۸۰

سوگند کا محتاج نہ ہو عہد وفا
طرفین کے دل میں ہو اگر خوفِ خدا
اے ہمدمو! اُصدقوا اِذا اَحدَثتُم
خیر و شر کا حساب دینا ہو گا

۱۸۱

دیکھے ہیں مُریب و مُذنب اربابِ سُخن
اِک جام پہ بیچ دیں جو ناموسِ وطن
دل خود غرض، آرام طلب، عیش پسند
کرتی ہے زباں تذکرۂ دار و رسن

۱۸۲

اِک بار جو کہہ دو اس کے پابند رہو
سہنی پڑے تکلیف بھی اس میں تو سہو
کرتے ہیں جواں مرد وچن کا پالن
کذّاب و دروغ گو کو نامرد کہو

۱۸۳

اے اہلِ زباں اِذَا وَعَدتُمْ اَوْفُوا!

کہہ کے جو مُکر جائے وہ ہیز و نرسو

ہوتے ہیں علی الدّوام سادات و کرام

مُوفُوْنَ بِعَھْدِھِمْ اِذَا عَاھَدُوا

۱۸۴

لکھ تذکرۂ بوالہوسی ہائے جہاں

قرطاس پہ کھینچ اَلفِ لیلےٰ کا سماں

بغداد کی پُرفسوں شبوں میں کیسے

زنبیل نے ماموں سے ملائی بوراں!

۱۸۵

تخلیق ہے خواب و اضطراب و حسرت

اندوہ و غم و سعی و سرور و لذّت

اس دارِ مکافات و مِحن میں دیکھی

محنت — آلِستنی، سترُوں راحت

۱۸۶

نقّاد و ادیب ہیں مُترجِم، ناقل

ہیں خوردہ فروشِ جہل — عالم، عاقل

تلپٹ ہوا اس طرح نظامِ اقدار

سُحبان کی فصاحت بنی ژاژِ باقل

۱۸۷

اے صاحبِ بُرہان و کتاب و میزاں!

خود بین و خدا بیں کو غم و خوف کہاں

محروم ہُوں جو حقِ یقیں سے وہی لوگ

ڈھونڈیں کنفِ عاطفتِ اہلِ جہاں

۱۸۸

چالیس برس کے بعد یہ عُقدہ کھُلا

ہے ردِّ قدر۔ عزیمت و سعی و دُعا

کہتا ہے یہ وہ شخص کہ ہے رمز شناس

جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ کا

۱۸۹

اے جانِ جہاں! داغِ دلِ مشتاقاں!

میں بندۂ پیماں ہوں غلامِ احساں

سر دیں مگر اربابِ وفا دیں نہ بھرم

ہے اس پہ گواہ قصۂ عاقل خاں

۱۹۰

ہیں خوار و ذلیل صاحبِ علم و قلم

لذّاتِ جہاں ہیں قسمتِ سیف و علَم

عاجز ہیں اگرچہ فہم سے قلب و نظر

سرِ حکمِ قضاؔ شمیم کے آگے کریں خم

۱۹۱

جز تیرے مرا کوئی خداوند نہیں

اَشتٰاقُ اِلیٰ قربِکَ فِی المشتاقیں

کرتا ہے طلب علم و عمل کی توفیق

یہ عبدِ ضعیف و مسکین و مسکیں!

۱۹۲

نفس انساں کو بدی پہ اُکساتا ہے

شیطان دلی کے بھیس میں آتا ہے

طاری رہے قبض و بسط کی کیفیت

دل ایک ہی جھٹکے میں اُلٹ جاتا ہے

۱۹۳

ہاتھوں کی لکیروں کے نہ چکّر میں پڑو

تاروں کو چراغِ رہِ منزل سمجھو

تقدیر کا راز، رازِ سربستہ ہے

مَا یَعْلَمُ مَا فِی غَدٍ اِلَّا اللّٰہُ،

۱۹۴

رَبَّ النَّاسِ، اَذْھِبِ الْبَاسَ اِشْفِ

اِسْتُرْعَوْرَاتِی، آمِنْ رَوعَاتِی

کرتا ہے طلب یہ بینوا تیری پناہ

مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ،

۱۹۵

خالد کو نہیں دولت و ثروت کی طلب

دِل کو کرے مُردہ بادۂ عیش و طرب

اَخرِجْ مَا فِی صَدْرِہٖ مِنْ غِلٍّ

عرفانِ جوامعُ الکلِم دے یا رب!

۱۹۶

مَا شِئْتَ فَخُذْ اَنْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ

اِک سمت اباحیّت اِک سمت رضا

مردُود ہو شیطان کا منظورِ نظر

محبُوبِ خلائق بنے مقبُولِ خدا

۱۹۷

مانا کہ وہ بالطبع وفادار نہ تھی
کچھ قول و قسم کی شرم ہی کی ہوتی
اس وعدہ فراموش سے یہ کہہ دینا
اے بانکی نار ہم سے بھی چربانکی!

۱۹۸

رُخ میری طرف اس کا نظر اور کہیں
ہو کیسے دلِ ستم زدہ کی تسکیں؟
اے عشقِ بلا انگیز اتنا تو بتا
کیا دہر میں حسن عہد کی رسم نہیں؟

۱۹۹

کب تک کوئی خونِ دل سے تحریر کرے
افسانے ستمبروں کی بد عہدی کے
ہے دوستی و خیر سگالی بھی فریب
رفتہ کے فغاں سنج، ڈر آئندہ سے

۲۰۰

کیوں دیتے ہو بیکار اُلہنا مجھ کو
جی بھر کے ارے ظالمو! رو لینے دو
جو عہد ترے سامنے اس نے باندھے
کیا یاد ہیں اے برفِ کلیمن جارو؟

۲۰۱

اے سہل طلب، عہد فراموش ، نگار!

ازما تو کنوں چشمِ مدارات مدار

ازبسکہ ہے قطعِ رشتۂ شوق کے بعد

تجدیدِ مراسمِ محبّت ، دُشوار

۲۰۲

روشن تھی کبھی آگ، اب اُٹھتا ہے دُھواں

خاکسترِ پُرسوز ہیں دل باختگاں

دن چاک کی گردش، رات آوے کی تپش

دُنیا ہے کہ یا کارگہِ کوزہ گراں ؟

۲۰۳

ہے مسلکِ دیرینۂ شمشاد قداں

آزار و اذیتِ جگر سوختگاں

اقلیمِ شباب کے شہنشاہ، مگر

دین ان کی نذرِ داغِ دلِ خوں افشاں

۲۰۴

ہر شاخِ نشیمن تھی شگفتہ گُل گُل

ہر چشمہ نظر گاہِ غدیرِ جُلجُل

تھی گُلبدنی کی سیمیا کی سی نمود

خاک آنکھوں میں جھونکتے ہیں بُت دیتے ہیں جُل

۲۰۵

اب کس کو کہیں ہمدم و ہمراز و حبیب؟
رکھا جسے مدّتوں رگِ جاں سے قریب
سرگرمِ اختلاط و آمیزش ہے
وہ شاہدِ طنّاز بہ آغوشِ رقیب

۲۰۶

کہتا تھا جو رو رو کے مری جان نہ جا!
کس کو ہے ترے فراق میں صبر و عزا
اب سامنے آنے سے بھی کتراتا ہے
ماضی کا ہر اک واقعہ بھولا بسرا

۲۰۷

انساں کے حقوق کا محافظ ہے خدا
احساں کی جزا، جُرم کی دیتا ہے سزا
مُحسن کا لہو بڑھائے تحسین و سپاس
مقتول کے ساتھ نکلے دم قاتل کا

۲۰۸

اُٹھ جائے گر اک بار حجابِ من و تو
تسکین و نوازش کے ہزاروں پہلو
نازل ہو بہشت سے دل زندہ کا رزق
یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ

۲۰۹

اَلمُومِنُ کَیِّسٌ ، فَطِنٌ ، وَقّاف

ہے اس کا شعار اعتدال و انصاف

دے مشورہ بے شائبۂ نفسانی

ہو ظاہر و باطن آئنہ سا شفّاف

۲۱۰

تُو مُشرک و خائن ، مَیں امین و مومن

احوال و ظروف کا تفاوت بیّن

ہر شخص کا ہے ایک مقامِ معلوم

اَنتَ فِی حالٍ وَانا فِی حالٍ

۲۱۱

الہامِ مسیلمہ پہ بولے مومن

اِنَّ ھٰذا لَم یَخرُج مِن اِلٍّ،

جو یائے دفینہ! اُخرُثُوا القُرآن

لَیسَ مِنہُ اِلّا شافٍ کافٍ

۲۱۲

اے خلوت و جلوت میں پیمبرؐ کے رفیق

تجھ سا نہ ہوا کوئی شناسائے طریق

اے ابنِ ابی قحافہ، اے شیخِ جلیل

ہے تو ہی ابوبکرؓ و عتیق و صدیق!

٢١٣

اے فجر کے نورِ نظر اے نجم سحر!
سورج کے پجاریوں کی ہے تجھ پہ نظر
مشکل ہے تصوّرِ خدائے واحد
بالطبع صنم پرست ہے ابنِ بشر

٢١٤

کیوں کارِ جہاں پہ ہے تجھے حیرانی
کر دفترِ ماضی کی ورق گردانی
اربابِ ہوس کے لئے مُلکِ محمود
اخلاص کی تِلک، خرقۂ خرقانی

۲۱۵

بادل کی طرح کشت و خیاباں پہ برس

غنچے کی طرح قطرۂ شبنم کو ترس

واماندگیِ شوق ہے دامِ تزویر

کاشانۂ جاناں بدن افشارِ قفس

۲۱۶

کر اخذِ عسل گلوں سے مانندِ مگس

رکھتی ہے قناعت اثرِ بانگِ جرس

تحسینِ دروغیں ہی تو ہے برگِ حشیش

ہے دشمنِ فن شہرتِ کاذب کی ہوس

۲۱۷

الدُّنیا یومٌ ولنا فیہا صَوم

اے ماہ! غیورانِ شب و لذّتِ نوم؟

رہتا ہے زباں پر اُخیّتی یا ربّی!

گہ فکرِ زمانہ، گہ غمِ کشور و قوم

۲۱۸

ہے گرچہ حیاتِ نو کا پیغام قصاص

ہے عفو مگر نسخۂ امن و ایناس

تصویرِ شجاعت و جلادت بن کر

مانگو غضب و رضا میں قولِ اخلاص

۲۱۹

اندوہ و غم و یاس نہ پھٹکیں کبھی پاس
شاداب رہیں جذبہ و فکر و احساس
گر سانس رُکے سینے میں تا دیر، کہ ہے
اکسیرِ حیات و حُسن، حفظِ انفاس!

۲۲۰

شایانِ خدائے پاک ہے حمد و سپاس
بالا ز خیال و برتر از وہم و قیاس
آقا کو ازارِ کبریائی زیبا
ہے خلعتِ بندگی، خلوص و اخلاص

۲۲۱

آزر سے براہیم رہے محوِ ستیز
فرہاد کو ناکام بنائے پرویز
ہر دور کا ہے سامری و گوسالہ
ہر دور میں ہے فتنۂ کجدار و مریز!

۲۲۲

اِبنُ آدم بقولِ حالی! حالی!
ڈرتا ہوں یہ خواہش اسے لے ڈوبے گی
واضح، بیّن، ظاہر، لائح، بادی
ثابت ہے ہلاکت آفرینی زر کی۔

۲۲۳

پر خاش مجھے کسی سے حاشَ لِلّٰہ

سُن اِنّی لَاَ اَقُولُ اِلاَّ حقاً!

کتمانِ شہادت کو سمجھتا ہُوں گناہ

لکھتا ہُوں صریرِ کلک کو بانگِ درا

۲۲۴

دُنیا میں جہاں دیکھو وہاں غم غم غم

ہر شخص کے ہے وردِ زباں غم غم غم

اس زہر کو مشکل ہے پچانا، لیکن

تخلیق کی ہے رُوحِ رواں غم غم غم

۲۲۵

دل ہے ہدفِ ہوا جسِ نفسانی
آماج گہِ وساوسِ شیطانی
اِک عمر گزرنے پہ ہوا یہ عرفان
اِنَّ الشَّیطَانَ ذِئبُ الاِنسَان

۲۲۶

رنگیں ہے ہوس کی سلسلہ جنبانی
پُرکیف ہے آشفتگی و نادانی
اشباح و صُوَر میں آنکھ اُلجھ جاتی ہے
ہے جذب کی راہ ذوقی و وجدانی

۲۲۷

اِبلاس کا ثمرہ بے سروسامانی
انکار کا تحفہ سوزشِ پنہانی
حیران و سراسیمہ رہے بہرِ معاش
سُن مَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحمانِ

۲۲۸

ہیں از بسکہ حریص و طامع انسان
آجاتے ہیں نادان پُھسلاوے میں ندان
لیکن جو خُدا شناس ہیں اے شیطان!
سُن لے: لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطَان

۲۲۹

وَاکربَ اَبتَاہ ! سنا تو بولے

لَاکربَ علےٰ أبِیكِ بَعدَ الیَومِ

پرواز کرے رُوحِ محمّدؐ، خالد

اَللّٰھُمَّ الرَّفِیقَ الْاَعلےٰ ! کہہ کے

۲۳۰

ہے آنی و فانی کششِ جسمانی

تابندہ رہیں شمائلِ رُوحانی

اے اُمّتِ قائمہ علےٰ اَمرِ اللہ

ہے دل کا قِوام، قُوّتِ ایمانی

۲۳۱

دل میں ہو کجی جن کے وہ بعد الایمان

پیہم یتدارؤن فی القرآن

اے منہمکانِ شقوتِ کفر و شقاق!

دے دل کو فقط ذکر خدا اطمینان

۲۳۲

اِنَّ اَصحابَ الجدِّ محبوسون

ہر دم کریں رُول رُول: نحن محرومون

گھُٹّی میں پڑی ہے ان کے بدرفتاری

ملعون یخوضون ولا یومنون

۲۳۳

ہے اس کے تصوّر سے تخیّل قاصر
جو اس کو نہ مانے وہ صریحًا کافر
حاضر ہے مگر رہتا ہے غائب کی طرح
راتوں کو پکارے: هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرْ؟

۲۳۴

ذرّے کا ظہور از سما تا بہ سمک
بے پر کی اڑان از زمیں تا بہ فلک
طُولُ الْاَمَلِ یُنْسِی الْاٰخِرَۃَ، سچ
اَللّٰھُمَّ لَا تُؤْمِنِّیْ مَکْرَکَ!

۲۳۵

ہیں پردہ نشیں مُتخِذاتِ اَخدان

حیلے ہیں بہت دل ہو اگر بے ایمان

شوہر سے کہاں خوفِ نشوز و اعراض

قوّام نہ مانیں مرد کو مان نہ مان!

۲۳۶

لگتا ہے عجیب آج کتنا یہ سُخن

نَحنُ مَقصُورَاتٌ مَحصُورَاتٌ

اِستَوصُوا بِالنِّسَاءِ خیرا، تسلیم

ہے لیکن مِنھُنَّ غُلٌّ قَمِلٌ

۲۳۷

اے دیدہ ورو! مفکّرو! نغمہ گرو!
جو سچ ہو وہی زبان و خامہ سے کہو
ہمعصروں میں کٹّی چھنی رہتی ہے
جھگڑوں پہ تعلّقات القط نہ کرو

۲۳۸

سادہ نہیں دل، ہے صاحبِ فہم و شعور
اس پر ہے عیاں ہر ایک سِرِّ مستوُر
کہتا ہے یہ پرَ سوار ہتھی کو اوتار
اور آپ سوار ہتھی سے رہتا ہے نفوُر

۲۳۹

الصّمتُ حُکمٌ کے فوائد ہیں عیاں

ابلاغِ معانی نہیں محتاجِ بیاں

رحمت ہے یہ بندشِ زباں بھی خالدؔ

ہوتی ہے ورائے قلب عاقل کی زباں

۲۴۰

شاید کہ ہے جذبۂ محبّت ابھی خام

پھرتا ہے زباں پہ لب پہ آتا نہیں نام

ناداں ہے یہ لکنت ہی دلیلِ عرفاں

جب عقل تمام ہو تو گھٹ جائے کلام

۲۴۱

سُونی ہے دُکانِ معنیِ نادر کی
مستفسرِ احوال نہیں ہے کوئی
ابنائے جہاں سے دل شکستہ فنکار
کہتا ہے: اَلا اُحَدِّثُکُمُ عَنّی؟

۲۴۲

سُن! رُوحُ الْقُدُسِ نَفَثَ فی رُوعی
خواہانِ عوض ہوں نہ اُولُوالعزم کبھی
شوریدہ مزاج و خیرہ سر ہوں لیکن
اَلْحَمْدُ اَنَا غَیرَ مُوَدِّعُ رَبّی!

۲۴۳

دل خانقۂ شرکِ خفی ، ذکرِ جلی

ہے یا ربّی ! یا ربّی ! یا ربّی

جب تک کہ رگ و پے میں نہ اُترے ظن و زیغ

اَلْاِیمانُ مَا وَقَرَ فِی الْقَلْبِ

۲۴۴

ہے خائب و خاسر مَنْ لَمْ یُؤْمِنْ بِیْ

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ

لوگ اکثر اتّباعِ ظن کرتے ہیں

اِنّی لَعَلٰی بَیِّنَۃٍ مِنْ رَّبِّیْ !

۲۴۵

جب تک نہ کرد خود کو فروخت، امرِ محال

ادراکِ امانی و بلوغِ آمال!

کیا اس سے بھی پست تر کوئی پستی ہے؟

کیا اس سے فروتر متصوّر ہے زوال؟

۲۴۶

یہ دورِ پُرآشوب ہے دورِ دجّال

ہر قدرِ عزیز ہے ذلیل و پامال

جو چاند ستاروں سے بھی چھپتے تھے وہ آج

پھرتے ہیں برہنہ سینہ با غنج و دلال

۲۴۷

بندے کو ہوس ہوئی خداوندی کی
پڑتی نہیں کل اسے کسی پہلو بھی
صانع ہُوا اپنی دستکاری کا اسیر
یہ بے تدبیری ہے کہ بے توفیقی!

۲۴۸

ہے مال ہی فتنہ ملّتِ بیضا کا
یہ فتنہ ہی اک دن اسے لے ڈوبے گا
مسحُور و مسخّر نظر آتے ہیں غریب
بندوں پہ کرم کر اے کریم الکُرما!

۲۴۹

ہے شانِ ہنر رحیمی و رزّاقی
پیاسوں کو پلائے سوختہ لب ساقی
باوصفِ محبّتِ وطن ہوتا ہے
فنکار کا نُقطۂ نظر، آفاقی

۲۵۰

گو میں ظاہر، باطن، اوّل، آخر
شاعر ہُوں سب اصنافِ سخن پر قادر
ہے بیشتر اشعار کا مضمون مگر
مصداقِ : وَمَاھُوَ بقولِ شاعر!

۲۵۱

ہر شخص نہیں بہرہ ورِ فکر و خیال

دُنیا میں دل و دیدۂ بینا کا ہے کال

ادراکِ معانی ہے بقدرِ ہمّت

لِلنّاسِ یَضرِبُ اللہُ الاَمثال

۲۵۲

ذرّے میں نہاں ہے مہرِ تاباں کا جلال

ہے حرف میں بند دیو شہ زورِ خیال

ڈال ان پہ نظر بچشمِ معنی نگہاں

اِیّاکَ وَ مُحقّراتِ الاَعمال !

۲۵۳

بے ذوقِ یقیں ہے زندقہ۔ استدلال

ہم رُوپ کو حال لکھیں، بہرُوپ کو قال

ہوتا ہے سُبک مُدعیِ بے برہان

ہو لاف و گزاف و لاغ مُنتج بہ ملال

۲۵۴

اَلمُلکُ فی صِغارِکُمْ ——— بدمستی

اَلعِلمُ فی رُذالتِکُمْ ——— پستی

اَلحِرصُ علےٰ المال ——— تمنائے محال

اَلحِرصُ علےٰ العُمُر ——— فریبِ ہستی

۲۵۵

وہ شعر تھا مرغوبِ رسولِ عربیؐ
جس میں نہ ہو آمیزشِ شرک و شر کی
آتا ہے اُمیّہ بنِ ابی الصّلت پہ رشک
قَالَ ھُوَ عِنْدَ کُلِّ بَیْتٍ: اِیْہِ!

۲۵۶

شک اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً میں کہاں
ہے شاعری معراجِ کمالِ انساں
اعلانِ براءت امرؤالقیس سے ہے
مطلوب ہیں کعب بن زُہیر و حسّاں!

۲۵۷

شاعر ہے رفیق و رہنمائے انساں

افکار پہ الہام کا کرتا ہے گماں

جادُو برحق کرنے والا کافر

جو سحرِ حلال ہے وہ ہے سحرِ بیاں!

۲۵۸

لازم ہے تحفّظِ حروف و انفاس

جولاں رہے تا فکر، توانا احساس

سختی کی گرہ ناخنِ تدبیر سے کھول

دانتوں سے پکڑ حبلِ متینِ اخلاص!

مَنْ کانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الدُّنیا ، جا

دے اس کو پیام نُؤتِہٖ مِنہا کا

ہے شرمِ خدا و خلق ایماں کی اساس

اِذلَمْ تَسْتَحیِ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ !

۲۶۰

ہیں اس کی توجّہ کے عمومی پہلو

اعجاز ، کرامات ، کرشمہ ، جادو

اِنْ یَّمْسَسْکَ اللہُ بِضُرٍّ اے دِل !

حاشا لَا کَاشِفَ لَہٗ اِلَّا ھُوَ !

۲۶۱

قالَ : ربِّ اغفِرلی وَھَبْ لی مُلکا

سُن مژدہ : قَدِ استجبتُ مِنْ عبدی کا

ہے شرطِ قبولیت مگر استعداد

اپنے کو بنا مستحقِ فضل و عطا

۲۶۲

ایمان ہے استقامت و استقلال

تلوین و تلوّن ـــــ اختلالِ احوال

ہیں لیت ولعلّ تسویلاتُ الشیطان

کرتے نہیں اربابِ عمل قال مقال

۲۶۳

قرآن پڑھا حلق سے آگے نہ بڑھا

بدنام کیا نام مسلمانی کا!

فَالْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْھُوْنِ،

فَالْیَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْئًا

۲۶۴

مَنْ کَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الْآخِرَۃِ

خوش ہو کہ پھلے پھولے گی اس کی کھیتی

بے شک ہے صراطِ مستقیم فرقاں

شہراہ نجات و شرف و عزت کی!

۲۶۵

ترغیب دے گر حرص و ہوا کی کوئی

قُل کُلُّ ھَوًی شاطِنٍ فِی النَّار

ہے خشیتِ حق حسنِ عمل کی بنیاد

مَنْ خافَ مقامَ رَبِّہٖ فَھُوَ ولی

۲۶۶

بیدار ہو جن عارفوں کے دل کی نگاہ

ذکّار و حلیم ہوں مینب و اوّاہ

جھکتی نہیں گردن ان کی شاہوں کے حضور

ھُمْ لَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہ

۲۶۷

انساں ہے جبلّتاً حریصِ زر و جاہ
رہتی ہے طبیعت اس کی مائل بہ گناہ
آرام سے بیٹھنے نہ دے خود غرضی
بے کل رہے خود بھی، کر کے اوروں کو تباہ

۲۶۸

حق گوئی سے درماندہ و عاجز ہیں لوگ
شاہوں کی دراز دستیوں کو سہیں لوگ
اپنے کو کریں ژرف نگاہوں میں شمار
لیکن عملاً ہوا کے رُخ پر بہیں لوگ

۲۶۹

کہتے ہیں ملاقات پہ وہ عشق اللہ

کرتے ہیں زمانِ نامساعد سے نباہ

وہ لوگ جو تقدیرِ امم کو بدلیں

ہوں دیدہ ور و خود نگر و خود آگاہ

۲۷۰

اے ظالم و کذّاب و اثیم و خائن

اِنّ الحذر لا یُغنی عن شیءٍ

اجر اس کا قیامت کو ملے گا لیکن

ہے دل کا سکوں عاجل بُشریٰ المومن

۲۷۱

دلِ نغمۂ پُرسوز کا کرتا ہے الاپ

دھرتی سے جب آکاش کا ہوتا ہے ملاپ

شب تابِ شفق کے جھٹپٹے ہیں اکثر

ہم سُنتے ہیں اَپسراؤں کے پاؤں کی چاپ

۲۷۲

یاد آتی ہے تو دل میں تپک اُٹھتی ہے

بھوبل میں دبی آگ، دہک اُٹھتی ہے

خوشبو سے گرانبار ہوا گت ناچے

لوبان سُلگتا ہے مہک اُٹھتی ہے

۲۷۳

ہے ظلم و بدی سے ہر سمجھوتہ پاپ

سُوراج کی خاطر سہتے ہیں سنتاپ

ہم شاہ سواروں کی سواری کے لئے

یار خش ہو یا چیتک رانا پرتاپ

۲۷۴

انجام دے کیسے خدمتِ فنکاری؟

واقف نہیں چھند شاستر سے بھی کوی

ہے اہلِ سیاست کا ادب پر قبضہ

چوروں کی نگری ہے خدا کی بستی

۲۷۵

ہیں اہلِ ہوس پیکرِ عدوان و عناد

بحث ان کا وتیرہ، مشغلہ ان کا فساد

ہے بغض و حسد ان کی زباں سے ظاہر

سینوں میں جو مخفی ہے کہیں اس سے زیاد

۲۷۶

اِستَفتِ قَلبَكَ، اِستَدِقِ الدُّنیا!

دُنیا کا تو قاعدہ ہے تدلیس و دغا

کرتی نہیں قولِ بے ریا کو برداشت

رہتی ہے ہمیشہ دشمنِ اہلِ وفا!

۲۷۷

جس جانِ جہاں کی تھی زمانے کو تلاش

مقتولِ "پس و پیش" ہے مصلوبِ معاش

ہیں عزم کی لاشوں کے دو رویہ انبار

از چوکِ "اگر" تا بہ عزا خانۂ "کاش"

۲۷۸

جس کو چاہے نور و ہدایت بخشے

جس کو چاہے ضریرو گمراہ کرے

یہ سِرِّ نہاں جبر و رضا کا ہے عیاں

لَاتَھدِی اِنَّكَ مَنْ اَحْبَبْتَ سے

۲۷۹

کرتا ہے اِبا نکاح سے ذوقِ سفاح

نکبت کو پکارتا ہے بہبود و فلاح

مجبُور ہُوں لَا اَملِکُ اِلّا نَفسی

کیا ذکرِ جہاں، ہے مشکل اپنی اصلاح

۲۸۰

ہر دور میں لوگوں نے رسُولوں سے کہا:

مَا اَنتُم اِلّا بَشَرٌ مِثلُنَا

اُٹھتا ہے کہاں بارِ نبوّت، جب تک

غوغائے رقیباں کی کرے دل پروا؟

۲۸۱

دیں اہلِ وطن کو درسِ حُبّ الوطنی

درپردہ وطن کی جو کریں بیخ کنی

اِخوانِ صفا کے محتسب اہلِ ریا

یہ پستی یہ بلندی اللّٰہُ غنی!

۲۸۲

مامُور مِنَ اللّٰہ بنے ہر آمر

ادراکِ مقاماتِ بشر سے قاصر

افکار و خیالات کا گھونٹے وہ گلا

سچ کا کرے قتلِ عام مثلِ نادر

۲۸۳

آزادیِ رائے سے تعرّض نہ کریں؟

کیا اپنے ہاتھوں قبر اپنی کھودیں؟

دُشمن ہوں ادیبوں کے سیاسی جابر

برداشت کا مادہ کہاں طاقت ہیں؟

۲۸۴

دُنیا سے رہے دست و گریباں، فنکار

اغیار سے ناراحت و خود سے بیزار

ہو گوشۂ انزوا میں آخر کو مقیم

ہے دل کی حضوری ہی دوامِ اصرار!

۲۸۵

ہے دختِ گنہ — بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُود

ہے قعرِ سقر — بِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْد

مطلوب ہے گر تجھ کو فلاحِ دارین

بن بندۂ شاہد و شہید و مشہود

۲۸۶

صُورت کے طلسم میں ہے سرگرداں

ہے محرمِ معنیِ مکنونہ کہاں؟

انساں کی سرشت میں ہے اُلفت بُت کی

اوجھل ہے نگاہوں سے مقامِ یزداں

۲۸۷

دُشوار ہے اعتراف، آساں انکار
سر پر حسد و بُغض کی لٹکے تلوار
ہے دشمنِ ہر محمدؐ ابنِ قاسم
ہر داہر و حجّاج، بہ ہر دور و دیار

۲۸۸

ہر شخص کا ہے دائرۂ کار جُدا
مبنی بہ تنوّع ہے نظامِ دُنیا
گر خضرؑ ہو ناراض تو موسیٰؑ کی طرح
کہہ : لَا تُرْهِقْنِي مِنْ اَمْرِي عُسْرًا

۲۸۹

رہتا ہے غمِ کثرت و قلّت لاحق
ہر آن یہ نادان ہیں راتق فاتق
ہاں فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ
ہے خلقِ خدا کی اکثریّت، فاسق

۲۹۰

مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ کو
معیارِ محکِّ تقویِٰ دِل سمجھو
پیچھے نہ ہٹیں موت کے حوضوں سے کبھی
آگے جنہیں فردوس نظر آتا ہو

۲۹۱

ہیں عابدِ شیطان ـــــ عبادُ الرّحمان

پہچانیں نہ اپنے نفع و ضر کو نادان

شیطان کی صحبت سے بنا حیوان، گو

فی اَحسَنِ تقویم خَلَقنَا الاِنسان!

۲۹۲

اسرارِ دروں سے اسے آگاہ کیا

تاویلِ احادیث کا ملکہ بخشا

کم ظرف پرائی چیز پر اترائے

عَلَّمنٰاہُ مِن لَّدُنّا عِلمَا

کیا لہو و لعب ہے یہ حیاتِ دُنیا؟

کب تیری نگاہوں سے حجاب اُٹھّے گا؟

اے وائے وہ دن جب تو کہے گا افسوس!

لَمْ اُشْرِکْ بِلَیْتَ بِرَبِّیْ اَحَدًا

۲۹۴

رکھ رازِ بقا پہ نظر اے قلبِ حزیں!

لذّت زنجیرِ پا نہ بن جائے کہیں

اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٌ، لیکن

اس موت کے بعد پھر کوئی موت نہیں!

۲۹۵

خواہش کرے آدمی کو رُسوا و تباہ

رکھتا ہے رُخِ نکو سے کد قلبِ سیاہ

تم جس کو چھپاتے ہو چھپا رہ نہ سکے

پاپوشِ ابوالقاسم ہے بارِ گناہ

۲۹۶

اے دل! مُتدیّن کے بتولے میں نہ آ

ہے ریشِ دراز میں بڑا اقاف چھپا

سینے میں ہے سومنات، لیکن لب پر

اللہُ اعلیٰ وَاجَلُّ کا نعرہ!

۲۹۷

مشہور ہے ہونٹوں نکلی کوٹھوں چڑھی

لازم ہے نگہبانیِ بِنتُ الشّفَۃ

کہتے ہیں لِکُلِّ سِرٍّ مُّستَودَع

پس ہر کس و ناکس سے نہ کہہ رازِ دلی!

۲۹۸

شاعر ہیں عزیزِ خاطرِ اہلِ دوَل!

ہو گرم دماغ تو کھلے دل کا کنول

ہے جن کو مگر عزّتِ سادات عزیز

کرتے ہیں اِذا فرغتَ فَانصَب پہ عمل

۲۹۹

کرتے ہیں عطاءِ زر سے تالیفِ قلوب

جو سجدۂ درِ شہ نہ کرے وہ مغضوب

عزّت سے جو عاری ہے معزّز ہے وہی

جو سفلہ مزاج ہے مشیر و مندوب

۳۰۰

ابداعِ معانی ہے نہ حُسنِ اسلوب

کر لی ہوسِ زر نے فطانت مسلوب

آزادیِ افکار کا خورشید ہوُا

مغرب سے طلوُع ہو کے مشرق میں غروب

۳۰۱

ہے علم کی دولت سے تجارت مطلوب
لکھتے ہیں کتاب کی بجائے مکتوب
قرآن کو بیچتے ہیں اہلِ قرآں
کرتے ہیں مسیحا کو مسیحی مصلوب

۳۰۲

جبّار کو خوار بنائے اسلام
دے ضبط و تحمّل کا اسے یوں پیغام:
اے لذّتِ انتقام کے متوالے!
ہے عذر نیوشی بھی زِعاداتِ کرام

۳۰۳

مصداقِ یخوضون ولا یتمنون

ہے ملتِ اسلامیہ قوم خصمون

انکار ہے ان کو امرہم شوریٰ سے

دل جاہ طلب ہے یمنعون الماعون

۳۰۴

ارسالِ رُسل ہے کبھی اتحافِ تحف

دل ہے گروِ مساعیِ بے مصرف

درخواست کریں کہ تشرکونا فی الامر

عزت کے لئے کرتے ہیں عزت کو تلف

۳۰۵

کر شکوۂ ایّام نہ اے قلب نژند!
پہنچے نہ صلاحیت کو غربت سے گزند
پیمانۂ عظمت ہے فقط عزم و عمل
مطلب نہیں منصب سے چہ پست و چہ بلند!

۳۰۶

ہوتے ہیں جگر سوختہ آتش آشام
لیں نقل و گزک کا طعن و دشنام سے کام
بڑھتا ہے جنونِ عشق رُسوائی سے
خاصانِ خدا کو ہے ملامت انعام

۳۰۷

اے جانِ عزیز! خالدِ گوشہ نشیں
گو ابنِ بطوطہ و ہیون سانگ نہیں
گھر بیٹھے جہانیاں جہاں گشت بنا
ہے قاطعِ اقطارِ سماوات و زمیں

۳۰۸

شعبہ ہے جنوں کا جذبۂ خلّاقی!
ہے عشق حقیقی و خردِ الحاقی
پڑھ گفتۂ خالد کو بہ امعانِ نظر
فیضان ہے یہ، نہیں نری مشّاقی

۳۰۹

مٹی کا یہ برتن اک دن آخر ٹوٹے

جیون پد کا ساتھ ہے کچّا، چھوٹے

آمنتُ بِکَ رَبِّ توکّلتُ علیک

ہیں تیرے سوا سارے سہارے جھوٹے!

۳۱۰

ہے عالِمِ اسرار و خفایا تُو ہی

لَا یَخْفیٰ عَلَیْکَ شَیْئٌ مِنْ اَمْرِی

دل مانگے پناہ علم لَایَنْفَع سے

ہے لب پہ دُعا: رَبِّ اشْرَحْ لِی صَدْرِی!

۳۱۱

رہتی ہے سدا معنیٔ تازہ کی طلب
افرنگ سے تا بہ چین و ماچین و عرب
ہوں بندۂ بشر رہ سے بھٹک جاتا ہوں
اِغفِرلی خَطِیئَتی وَ جَھلی یارب!

۳۱۲

کمیاب و کم آمیز ہوں لیکن پھر بھی
تو اِغفِرلی اِسرافی فی اَمری
مستِ کم و کیفِ اَللّٰھُمَّ اِلَیکَ!
دُنیا سے میں کہتا ہوں: اِلَیکِ عَنّی

جب بھی ترے بارے میں کسی نے پوچھا

بولا کہ رَضِیتُ بِاللّٰہِ رَبّاً!

اے مالک و منعام و رحیم و رحمان!

سُبحانَکَ لَا اِلٰہَ اِلّاَ اَنتَ!
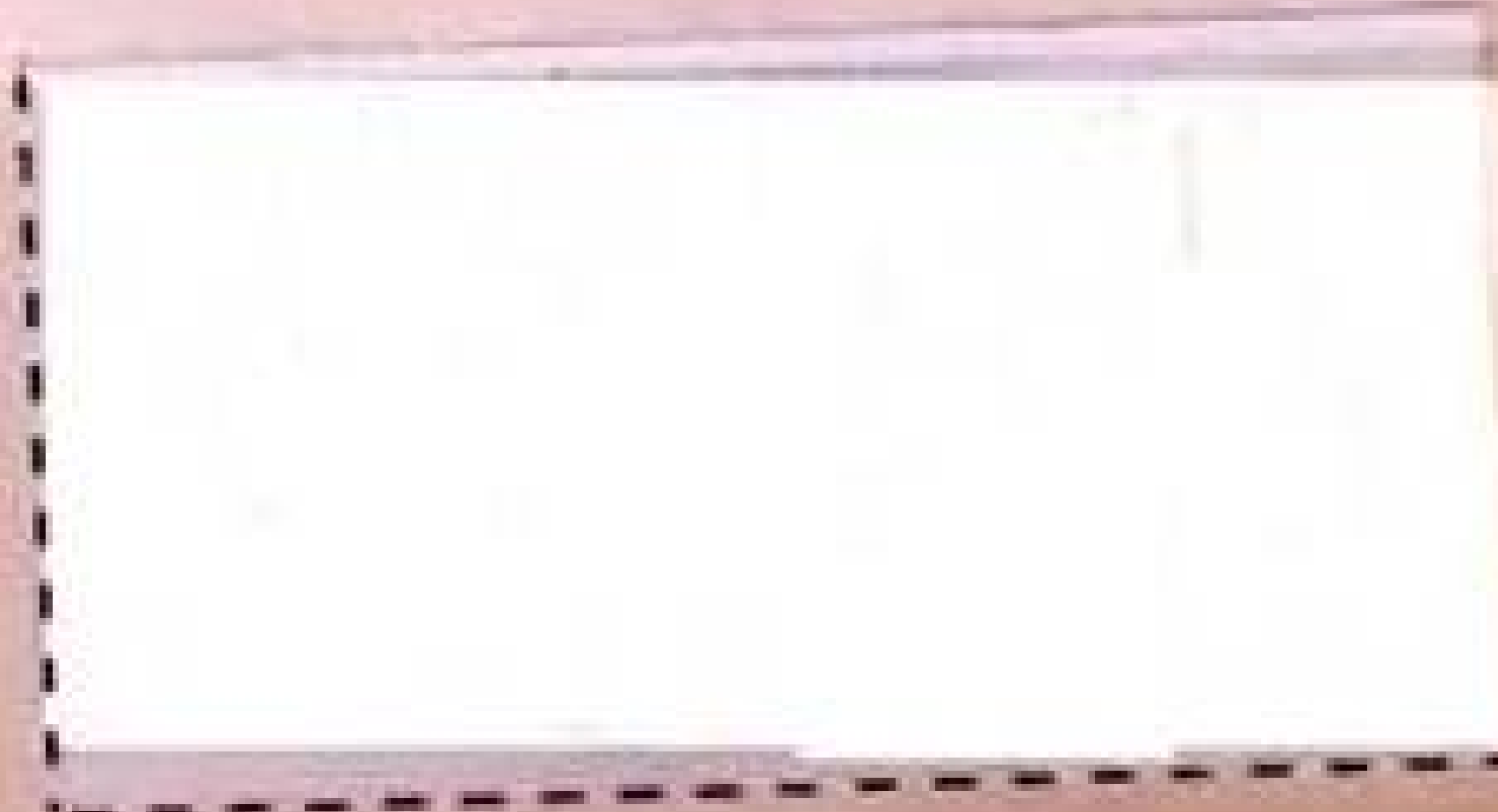
مصنّف کی دُوسری کتابیں

فارقلیط
منمنا
سرودِ رفتہ
غزل الغزلات
دُوکانِ شیشہ گر
برگِ خزاں
ورقِ ناخواندہ
سلوٰی
گُلِ نغمہ
زنجیرِ رمِ آہو
کلکِ موج
ماتمِ یک شہرِ آرزو
دشتِ شام
کفِ دریا
صریفِ قلم
زرِ داغِ دل